دل کی بات　　　مدیر

پُتلی حکمران، مصنوعی جنگ، غریب پاکستان

سابق صدر جنرل (ر) پرویز مشرف نے ملک کو امریکہ کی طویل غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کا تنہا فیصلہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ملک بھی تنہا ہو گیا۔ غلاموں کا ساتھ کون دیتا ہے؟ کوئی ساتھ ہو بھی جائے تو کہاں تک چلتا ہے؟ آخر ساتھ چھوٹ جاتا ہے۔ یہی حال وطن عزیز پاکستان کا ہوا ہے۔ صدرِ مملکت کشکول ہاتھ میں لیے ملکوں ملکوں گھومے پھرے۔ ''دے جا سخیا راہِ خدا'' کی صدا لگائی، ''سخیوں'' نے وعدوں پر ٹرخا دیا۔ فرینڈز آف پاکستان کے دروازوں پر دستک دی۔ ۵/ارب ۲۸ کروڑ کی امداد کے وعدے ہوئے مگر ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ مسلم ممالک سے بھیک مانگی تو وہ بھی آئیں بائیں شائیں کرنے لگے۔

ملکی معیشت تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے تو امن امان کی صورت حال حکومت کی گرفت سے باہر ہو رہی ہے۔ امریکہ عراق میں شکست سے دوچار ہوا تو افغانستان میں جنگ جیتنے کے جتن کرنے لگا۔ افغانیوں نے دانت کھٹے کیے تو پاکستان پر جنگ مسلط کر دی۔ دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ کا میدان پاکستان میں سجا دیا۔ پہلے ڈومہ ڈولا اور دیگر قبائلی علاقوں پر صرف امریکی طیارے بمباری کرتے تھے، اب امریکی اور پاکستانی دونوں مل کر بمباری کر رہے ہیں۔ چند برس قبل وزیرستان کے دینی مدرسہ پر رمضان المبارک میں سحر کے وقت امریکی طیاروں نے بمباری کر کے روزہ دار علماء اور معصوم طلباء کو شہید کیا تھا۔ اب کوہاٹ میں مولانا محمد امین کے مدرسہ پر پاکستانی طیاروں نے بم برسا کر مولانا، اُن کے خاندان، اساتذہ اور طلباء کو شہید کر دیا۔ مولانا محمد امین علاقہ بھر کے عوام کی ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ دہشت گردی کی کسی سرگرمی میں کبھی ملوث رہے اور نہ اب ملوث تھے۔ انھیں دین پڑھانے اور طلباء کو دین پڑھنے کی سزا دی گئی۔ گزشتہ دس گیارہ برسوں میں چُن چُن کر علماء کو قتل کیا گیا۔ مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا حبیب اللہ مختار رحمہم اللہ...... یہ تو چند نام ہیں۔ درجنوں علماء کو اسی طرح راستے سے ہٹا دیا گیا۔ حال ہی میں جامعہ نعیمیہ لاہور کے مدیر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہید کر کے ظلم وسفا کی کا نشانہ بننے والے علماء کی فہرست میں مزید اضافہ کیا گیا۔ یہ اب راز نہیں رہا کہ آگ اور خون کا یہ خوفناک کھیل کون کھیل رہا ہے؟ حکمران بھی جانتے ہیں اور سیاست دان بھی۔ پاکستانی سیاست کو، ٹو پارٹی سسٹم کے خانے میں بند کر دیا گیا ہے اور قوم کو ایک سسٹم سے نکال کر کئی خانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ رہ گئی دینی قوتیں، تو علماء کو ایک ایک کر کے راستے سے ہٹایا جا رہا ہے۔ ملک کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی (خاکم بدہن) استعماری منصوبہ بندی اور سازش پروان چڑھائی جا رہی ہے۔ گزشتہ باسٹھ برسوں میں سیاسی اتحاد بنتے اور ٹوٹتے رہے حتیٰ کہ ملک ٹوٹ گیا اور مشرقی

پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔ متحدہ مجلس عمل کے نامِ خوش نام سے دینی قوتوں کا اتحاد بنا۔ ہمیشہ متحد رہنے کے بلند بانگ دعوے کیے مگر......اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ ہر موقع اور ہر مقام پر قوم کے اعتماد کو پامال کیا گیا۔ قوم ذہنی انتشار کا شکار ہے کہ
......اب کسے رہنما کرے کوئی

امریکی صدر اوباما کہتے ہیں کہ ''پاکستان اور بھارت مذاکرات سے کشیدگی ختم کریں، امریکہ مسئلہ کشمیر میں ثالثی نہیں کرسکتا۔'' لیکن افغانستان اور پاکستان میں بمباری کر کے مسائل اور کشیدگی کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہی دوہرا معیار امریکہ کی مسلم کش پالیسیوں اور مقاصد کا غماز ہے۔

وطن عزیز کو تباہی کے راستے پر لاکھڑا کرنے میں استعماری قوتیں تو اپنے ایجنڈے کی تکمیل میں مصروف ہیں ہی لیکن ہمارے حکمرانوں اور سیاست دانوں نے بھی ہوسِ اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر ملک کو تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ پرویز مشرف کی جن پالیسیوں کو غلط کہہ کر اس کی مخالفت کی اور استعماری قوتوں سے ساز باز کر کے سازش کے ذریعے اقتدار پر براجمان ہوئے، اب انہی پالیسیوں کو اختیار کر لیا۔ بلکہ موجودہ حکمران پرویز مشرف سے زیادہ امریکہ کے غلامِ بے دام بنے ہوئے ہیں۔

معیشت و اقتصاد تباہ ہو چکی ہے۔ انڈسٹری برباد ہوگئی ہے۔ کسان کی چیخیں نکل رہی ہیں۔ غریب کش بجٹ نے غریب عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ مہنگائی کا جن بوتل سے باہر نکل کر ناچ رہا ہے۔ بجلی، گیس، پٹرول کا استعمال عوام کے بس سے باہر ہو رہا ہے۔ لٹیروں کے بجٹ نے عوام کا جینا محال کر دیا ہے۔ حکمرانوں کے بس میں ہو تو سانس لینے پر بھی ٹیکس عائد کر دیں۔ فرقہ وارانہ، لسانی اور صوبائی عصبیتوں کی آگ بھڑکائی جا رہی ہے۔ عام شہری کی زندگی غیر محفوظ ہوگئی ہے۔ اقتدار پر استعمار کے پُتلی حکمران مسلط ہیں۔ ملک پر دہشت گردی کے خلاف مصنوعی جنگ کے منحوس سائے چھائے ہوئے ہیں اور غریب پاکستان، امریکی مفادات کی جنگ میں تختۂ مشق بنا ہوا ہے۔ وطن عزیز کو کسی بدمعاش کی نظرِ بد لگ گئی ہے۔ غیر ملکی دوروں میں اپنی عیاشیوں پر اربوں روپے جلانے والے حکمران ''تختِ شاہی'' پر جلوہ افروز ہیں اور اُن کے پاؤں غریب عوام کی گردنوں پر ہیں، عوام سسکیاں لے رہے ہیں۔ سوات، مالاکنڈ، جنوبی و شمالی وزیرستان اور دیر کے پاکستانی شہری اپنے ہی وطن میں بے وطن اور بے گھر ہوگئے ہیں۔ زمین پر بسنے والوں کو آپس میں لڑایا جا رہا ہے اور فضا سے اُن پر بم برسائے جا رہے ہیں۔

بے رحم حکمرانو! سفاک سیاست دانو! ملک بچالو۔ قوم نے بڑی قربانی دے کر اسے بنایا تھا۔ یہ ملک ہے تو ہم تم ہیں، یہ ملک نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پھر وہی غلامی کی طویل اور سیہ رات اور پھر......

تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں